ایک چین لوک کہانی

ایک چڑیا کی کہانی جس پر ایک دشمن حملہ کرتا ہے، وہ اپنا دفاع کیسے کرتی ہے۔

لنگڑی چڑیا

پرندوں کی احساسات کو اجاگر کرتی انوکھی کہانی

Kamran Hunting

لنگڑی چڑیا

I

ٹرٹرٹرٹرٹرن

بید مجنون درخت کے پھولوں کے زردانے ہوا میں ادھر ادھر بکھرے چمک رہے تھے۔ سنہری عینک پہنے ہوئے مینڈک رنگ برنگی زمین پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے دو تین دن سے بہار کے موسم کا گانا گا رہا تھا۔

پچھلے صحن کے آگے والا کھیت سرسوں کے پیلے رنگ کے مسکراتے ہوئے پھولوں سے بھرا پڑا تھا۔

پھڑ، پھڑ!

سنہری گرد وغبار کی طرح سرسوں کے پھول جھوم جھوم کر بکھرنے لگے کیونکہ چڑیاں کسی چیز سے ڈر کر کھیت سے اچانک اڑ گئی تھیں۔ یہ سب چڑیاں میرے گھر میں رہتی تھیں۔

ان چڑیوں نے میرے گھر کی گھاس پھوس سے بنی ہوئی چھت پر اپنے گھونسلے

بنا رکھے تھے۔

کل پانچ گھونسلے تھے اور سب جنوبی سمت کی منڈیر پر بنے ہوئے تھے۔

میں ہر روز اپنے میز پر بیٹھ کر چڑیوں کو دیکھا کرتا تھا۔ آخر میں مجھے پہچان ہو گئی کہ کون سی چڑیا کس گھونسلے میں رہتی ہے۔ ان میں سے بالکل مغربی جانب کے کونے میں رہنے والی چڑیا کو میں آسانی سے پہچان سکتا تھا کیونکہ وہ لنگڑی تھی۔ شاید اس کا پیر بچپن میں جنگلی چوہے نے کاٹ لیا ہو۔

چڑیوں کے گھونسلے زیادہ تر ان تنکوں سے بنے ہوئے تھے جو کسانوں کے باڑے کے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ سب گھونسلے اس طرح بنے ہوئے تھے کہ چڑیا گھونسلے کے سوراخ سے اندر آ جا سکے۔

مگر لنگڑی چڑیا کا خاص طریقہ ہوتا تھا۔ وہ سلیقہ مند تھی اور وہ اپنے گھونسلے کے اندر تنکوں کے اوپر صرف سفید رنگ کے پر بچھاتی تھی۔

میرے گھر میں ایک دڑبے میں سفید رنگ کے علاوہ ایک لال رنگ کی اور دو کالے رنگ کی مرغیاں بھی تھیں۔

مگر اس چڑیا کے گھونسلے میں صرف سفید رنگ کے پر جمع کیے گئے تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ چڑیا اپنی پسند بھی رکھتی ہے۔

لنگڑی چڑیا بہت محنتی تھی۔ دوسری چڑیوں نے آدھا گھونسلہ بھی نہیں بنایا تھا جبکہ اس وقت تک وہ اپنا گھونسلہ مکمل کر چکی تھی۔

میں چڑیوں کی غیر موجودگی میں کبھی کبھی گھونسلوں کو دیکھتا تھا۔ میں یہ دیکھنا پسند

کرتا تھا کہ میرے گھر کے چھوٹے چھوٹے مہمان اپنے اپنے طریقے سے اپنا کام کر رہے ہیں۔

ایک دن ہمیشہ کی طرح جب میں نے لنگڑی چڑیا کے گھونسلے کو دیکھا تو میرے منہ سے بے ساختہ خوشی سے نکلا۔

"ارے!"

ایک پیارا سا اور انگلی کے سرے جیسا چھوٹا سا انڈا اس گھونسلے کے بیچ میں رکھا ہوا تھا۔ گھونسلے کے شگاف سے سورج کی کرن ایک لکیر کی صورت میں اس انڈے پر پڑ رہی تھی اور سفید پروں میں پڑا ہوا وہ انڈا دھوپ میں چمک رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ انڈا، کوئی طلسماتی چیز ہے اور ہولے ہولے مجھ سے باتیں کر رہا ہے۔

II

اگلے دن شام کے وقت کوئی کالی سی چیز لنگڑی چڑیا کے گھونسلے سے رینگتی ہوئی نکل آئی۔ وہ ایک سانپ تھا۔ جس کو اس علاقے میں توری توری یعنی پرندوں کو پکڑنے والا سانپ کہتے ہیں۔ میں حیران ہو گیا اور جلدی سے ایک ڈنڈا لے کر اس کے پاس پہنچا۔ مگر سانپ غائب ہو چکا تھا۔ میں نے سیڑھی لگا کر گھونسلے کے اندر دیکھا تو وہ اندر سے بے ترتیب سا لگا اور اس میں پڑا خوب صورت انڈا بھی غائب ہو چکا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد لنگڑی چڑیا واپس آئی تو گھونسلے کے اندر جاتے ہی گھبرا کر باہر نکل آئی۔ چھت کے سرے پر جا کر اپنے ایک پیر پر کھڑی ہوئی اور گردن کو



جھکائے ہوئے "چی چی" رونے لگی۔

وہ ایک بار پھر اپنے گھونسلے میں گئی مگر گھونسلے میں اسے خوفناک سانپ کی بو آتی ہو گی اور اس کا دل نہیں چاہا ہو گا کہ اندر رہے۔ پھر گھونسلے سے چھت کی طرف بھاگی اور گردن جھکائے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

اندھیرا طاری ہو رہا تھا مگر وہ چھت پر غمگین آواز میں رو رہی تھی۔

رات ہو گئی

میں اس کا خیال کرتے ہوئے پریشان ہو گیا اور باہر نکل گیا۔

اُجلا چاند چمک رہا تھا۔ اس چاندنی میں چڑیا اداس انداز میں چھت پر کھڑی ہوئی نظر آئی۔

میں نے اس کو اڑانے کے لیے "شی" کی آواز دی تا کہ الو اسے پکڑ نہ سکے مگر اس نے کوئی حرکت نہ کی۔ وہ بے چاری بالکل مایوس ہو گئی تھی۔

اگلی صبح میں معمول سے ذرا جلدی اٹھا اور دیکھا تو وہ لنگڑی چڑیا چھت کے اوپر اور سامنے والے کھیت میں کہیں نظر نہ آئی۔ پورا دن میں نے اس کو تلاش کیا مگر پھر بھی اس کو نہ دیکھ سکا۔

مجھے اس خیال سے افسوس ہوا کہ شاید اسے آلو نے پکڑ لیا ہوگا۔

III

اس واقعہ کے تیسرے دن کی بات ہے۔

"ارے!"، میں بے ساختہ چلایا۔

مرغی کے ڈربے سے ایک چڑیا سفید رنگ کے پر کو اپنی چونچ میں پکڑے ہوئے اڑ گئی۔ یہ وہی لنگڑی چڑیا تھی۔

میرے گھر کے ساتھ والے گھر میں گزشتہ چھ مہینوں سے کوئی نہیں رہتا تھا۔ لنگڑی چڑیا اس گھر کے غسل خانے کی چمنی میں اپنا گھونسلہ بنا رہی تھی۔ وہ دن میں دس بیس مرتبہ مرغی کے دڑبے کے اندر آکر پر اٹھا لے جاتی تھی۔ ہر صبح چمنی کے سرے پر کھڑی ہو کر وہ "چن چن" کرتی تھی۔ اس لنگڑی چڑیا میں اب ایک نئی اور بھرپور امنگ نظر آ رہی تھی۔ صبح کی روشنی میں چمنی کے سرے پر کھڑی ہو کر اطمینان سے گانا گاتی ہوئی اس لنگڑی چڑیا کو دیکھنا مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔

ایک دن شام کو جب میں دفتر سے واپس آیا تو ساتھ والے خالی مکان سے شور کی آواز آ رہی تھی۔ مجھے یاد آیا کہ پچھلے دن میں نے سنا تھا کہ ساتھ والے مکان میں پبلک اسکول کے استاد آنے والے ہیں۔ وہ استاد آ چکے تھے۔

چھ مہینوں کے بعد ہمارے نئے پڑوسی آ گئے۔

یہ سوچتے ہوئے میں نے ساتھ والے مکان کی چھت کی طرف دیکھا۔

چمنی سے بھک بھک دھواں نکل رہا تھا۔ غسل خانے کے پانی کو گرم کرنے کے

لیے انھوں نے شاید آگ لگائی ہوگی۔

ارے! اس چمنی کے اندر تو لنگڑی چڑیا کا گھونسلہ بنا ہوا تھا!

مجھے یہ یاد آتے ہی "چی چی چی چی" کی تیز آواز سنائی دی۔ چمنی کے اندر سے دھویں سے گھبرائی ہوئی چڑیا نکل آئی۔ وہ سخت بے چینی میں اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے اڑی اور شام کی شفق میں اوجھل ہوگئی۔

بے چاری لنگڑی چڑیا!

IV

چن چن چن چن

دو تین دنوں تک لنگڑی چڑیا نظر نہ آئی۔ ایک دن اس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

ارے!

میں نے باہر نکل کر دیکھا تو میرے گھر کی منڈیر کے نیچے سے چڑیا کا چھوٹا سا سر ابھرا ہوا نظر آیا۔ یہ وہی لنگڑی چڑیا کا سر تھا۔

ہیلو!!

جیسے میں اپنے دوست کو سلام کرتا ہوں، اسی طرح ہاتھ اٹھا کر میں نے اس چڑیا کو سلام کیا۔

لنگڑی چڑیا حیران ہو کر پھڑپھڑاتے ہوئے مرغی کے دڑبے کی طرف اڑ گئی۔

میں نے فوراً سیڑھی لگا کر اس منڈیر کے نیچے والے حصہ میں دیکھا۔ اس نے

پھر نیا گھونسلہ بنانا شروع کر دیا تھا۔

مایوسی سے ناواقف لنگڑی چڑیا!

اس نے بڑی محنت سے کام کیا۔ جب گھونسلہ بن گیا تو وہ اس گھونسلے میں سفید پر بچھانے لگی۔ گھونسلے کے درمیان میں اس نے تین خوبصورت انڈے دیے۔

تھوڑے عرصے کے بعد ان تین انڈوں سے تین پیارے پیارے بچے نکل آئے۔

صبح سویرے ہی لنگڑی چڑیا اپنے بچوں کے لیے دانہ دنکا لینے جاتی۔ چڑیا کے بچے اپنے منہ کو بڑا سا کھول کے زور سے چن چن شور مچاتے اور اپنی امی سے کھانے کو مانگتے تھے۔

اس منڈیر کے پاس ہی جہاں اس کا گھونسلہ تھا، میری خواب گاہ تھی۔

ایک صبح اس چڑیا کے شور کی وجہ سے میں جاگ گیا۔ بڑی خوفناک آواز تھی۔ میں نے جلدی سے کھڑکی کے باہر دیکھا۔

لنگڑی چڑیا اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے کسی چیز پر حملہ کر رہی تھی۔

وہ کالا سانپ، جو پہلے ہی ایک انڈا ہڑپ کر چکا تھا پھر نمودار ہوا اور کھڑکی کے اوپر والے حصہ پر اس نے اپنے سر کو اٹھا رکھا تھا۔

وہ سانپ چڑیا کے بچوں پر حملہ کرنے والا تھا۔

پہلے تو لنگڑی چڑیا سانپ کی صرف بو سے ڈر گئی مگر اب آگ کے ایک گولے کی طرح زور سے سانپ کے سر پر چونچ مار رہی تھی۔

سانپ نے بجلی کی طرح جلدی سے اپنے سر کو ہٹا دیا اور اس چڑیا کو ڈس لیا۔

لنگڑی چڑیا کے سینے کے سفید پر فضا میں اڑ گئے، مگر پھر بھی وہ چڑیا نہ گھبرائی۔ ایک مرتبہ سانپ سے دور ہوئی اور پھر سانپ پر ٹکر ماری۔ ٹکر مارتے ہی پھر دور ہو گئی اور فوراً دوبارہ اس خوفناک دشمن سے ٹکرائی۔ ہر ٹکر سے چڑیا کے سینے کے پر فضا میں اڑتے رہے اور اس کا سینہ تقریباً ننگا ہو گیا۔ مگر پھر بھی وہ لنگڑی چڑیا حملہ کرتی رہی اور مسلسل ٹکریں مارتی رہی۔

اب وہ چڑیا آواز بھی نہیں نکال سکتی تھی۔

میں اس سے زیادہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ سانپ کو مارنے کے لیے ڈنڈا لینے گیا۔

ڈنڈا لے کر سانپ کے پاس پہنچا تو اس نے اپنا سر نیچے کیا ہوا تھا۔ اس وقت لنگڑی چڑیا نے آخری ٹکر ماری۔

کالا سانپ کھڑکی کے اوپر والے حصہ سے نیچے گر گیا اور اس نے ایک ڈنڈے کی طرح اپنے کالے جسم کو سیدھا کر لیا۔ میں نے سانپ کے قریب جا کر دیکھا تو سانپ کی دونوں آنکھیں چڑیا کی چونچ سے کچلی ہوئی تھیں۔

لنگڑی چڑیا کھڑکی کے اوپر والے حصہ پر بیٹھی تھی۔

چوں --- چوں --- چوں ---

وہ بلند آواز میں اپنی جیت کا گانا گا رہی تھی۔ پھر اچانک اس کو یاد آیا ہو گا کہ اس نے اپنے بچوں کو ابھی ناشتہ نہیں کرایا۔ لڑائی سے تھکے ہوئے جسم کو فضا میں اڑا کر وہ سرسوں کے پیلے کھیت کی طرف چلی گئی۔